سوال

والاجنتی 23 ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کلمہ پڑھنے والاجنتی ہے ،اگر جنتی ہے تو کیا یہ بات حدیث مبارکہ اور قرآن پاک سے مطابقت رکھتی ہے ؟ اگر ہاں تو پھر سورت اور آیت کا حوالہ بتائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ '' دل کے اخلاص کے ساتھ پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا خواہ ابتداء یا پھر کبیرہ گناہوں کی سزا پانے کے ''لا الٰہ الا اللہ '' کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان الفاظ مبارکہ کہنے والا پکا موحد ہو اور شرک سے بال

اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ (النساء : ۴۸)

تعالیٰ شرک معاف نہیں فرمائے گا ہاں شرک کے علاوہ دیگر گناہ (کبیرہ) جسے چاہے معاف فرمادے ۔ ''

سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھی مشرک نہیں وہ اللہ تعالی کی مغفرت سے بالکل مایوس نہیں گناہ کبیرہ کی قید اس لیے لگائی گئی ہے کہ قرآن کریم میں ہے کہ :

إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ (النساء : ۳۱)

آپ لوگ ان کبیرہ گناہوں سے جن کے ارتکاب سے تمہیں روکا گیا ہے بچتے رہو گے تو ہم تمہاری چھوٹی چھوٹی برائیوں کو مٹادیں گے ۔ ''

اور ابتداء یا کچھ سزا پانے کی بات اس لیے کہی گئی ہے کہ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ کا مطلب لیا جائے کہ شرک کے علاوہ دیگر گناہوں میں کچھ گناہ اللہ سبحانہ وتعالی اصلا کبھی بھی معاف نہیں فرمائے گا تو پھر شرک اور دیگر گناہوں میں کچھ فرق نہ رہا۔ یعنی اگر کچھ گنہگاروں کو جہنم میں خلود اور ابدی سزا ملے گی اور کبھی بھی انہیں اس سے نکلنا

وہ ازیں قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے ۔ اللہ تعالی نے فرمایا :

إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ (المائدة : ۷۲)

شخص اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے ۔ ''

ں آیت کریمہ میں بھی اشارہ ہے کہ غیر مشرک کے لیے جنت ہمیشہ کے لیے حرام نہیں اگر چہ مشیت ایزدی کے مطابق کچھ وقت کے لیے جہنم میں چلا بھی گیا لیکن بالآخر اللہ تعالی کے فضل وکرم سے جنت میں داخل ہو جائے گا اس کے لیے جنت ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ۔

بہر حال جنت ہمیشہ کے لیے حرام صرف مشرکین کے لیے ہے ۔

ت بھی پیش نظر رہنی چاہیئے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ (النحل : ۴۴)

ی طرف کتاب اتاری ہے تاکہ لوگوں کو کھول کھول کر بیان کرے جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے ۔ ''

یعنی قرآن حکیم کی تبیین اور توضیح اللہ سبحانہ وتعالی کے رسول اکرم ﷺ کے سپرد کی ہے ۔ لہذا مذکور بالا احادیث مبارکہ سورہ نساء اور مائدہ کی آیات کی ہی تشریح وتوضیح ہیں لہذا انہیں قبول کرنا ضروری ولازمی ہے ۔ باقی رہی یہ بات ''لا الٰہ الا اللہ '' کیا ہے ؟ توحید کا مفہوم کیا اور شرک کسے کہتے ہیں یہ بات پوری وضاحت

لا الٰہ الا اللہ '' کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی معبود برحق نہیں اور پوری مخلوق میں کوئی بھی ہستی ایسی نہیں چاہے وہ فرشتہ ہو یا نبی یا کوئی اور مخلوق جو اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ ذات میں صفات میں ، افعال واختیارات میں اور کائنات کے نظام کو چلانے میں شریک وند نہیں اور نہ ہی اللہ تعالی کا کوئی کفو وہم پلہ ہے اور نہ ہی

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (الشوری : ۱۱)

ثل کوئی چیز نہیں وہ سننے والا دیکھنے والا ہے ۔ ''

وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ (الاخلاص : ۴)

ر نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ ہے ۔ ''

للہ صحیح معنی ''لا الٰہ الا اللہ '' طرح رکھے کہ اللہ سبحانہ وتعالی اپنی ذات وصفات واسماء وافعال کے اعتبار سے وحدہ لاشریک لہ ہے ، یعنی خالق مالک رازق اولاد عطا کرنے والا بیماری سے شفایاب کرنے والا ، عالم الغیب ، ہر شے پر قادر جس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ کسی چیز کو حرام یا حلال قرار دینے کا اختیار رکھ

شتوں کے متعلق فرمایا: یہ اللہ تعالی کی ایسی برگزیدہ مخلوق ہیں جو ہر حکم کی تعمیل کرتے ہیں اور نافرمانی نہیں کرتے، اسی طرح تقدیر کے متعلق بے شمار آیات واحادیث وارد ہوئی ہیں لیکن یہاں ایک ہی آیت پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

تعالی نے فرمایا:

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ (القمر:٤٩)

ب ہم نے ہر چیز کو ایک مقرر اندازے پر پیدا کیا ہے۔''

رت کے متعلق بھی پورے قرآن مجید میں جابجا وعظ و نصیحتیں موجود ہیں بعینہ اسی طرح نماز، روزہ وغیرہ کے متعلق قرآن کریم میں موجود ہے کہ یہ فرائض ہیں۔ حرام اشیاء کی مکمل توضیح قرآن کریم اوراحادیث مبارکہ میں موجود ہے اب اگر کوئی شخص ان کو ماننے سے انکار کرتا ہے تو اس کا صاف مطلب ہے کہ وہ

تعالی کو نعوذ باللہ جھوٹا سمجھتا ہے تو اس نے واضح طور پر اللہ تعالی کو مخلوق کے ساتھ مشابہ قرار دیا اور یہی تو شرک ہے اس پر خوب غور و تدبر کریں۔ ہاں جو شخص مذکورہ بالاصفات وغیرہ وغیرہ سب پر ایمان رکھتا ہے اور فرائض کی فرضیت بھی تسلیم کرتا ہے اور تمام ممنوعات وناجائز کاموں کو حرام وناجائز جانتا ہے

وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ (یونس:١٨)

تے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔''

یعنی اس وقت کے کفار صالحین کے مجسموں کی پرستش کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان انہی صالحین کی قبروں کو پوجتے ہیں خدارا سوچیں کہ ان دونوں میں آخر کیا فرق ہے؟

ن وہ کفار اور یہ مسلمان فیاللعجب، اس کے برعکس اگر ان الفاظ (یعنی جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں داخل ہوگا) کا مطلب یہی ہے کہ صرف زبان سے یہ الفاظ ادا کردیئے جائیں باقی جو من میں آئے کرتا پھرے وہ مسلمان ہے اور پکا موحد ہے اور جنت کی ٹکٹ اس کے ہاتھ لگ گئی ہے تو پھر سوچنے کی زحمت کی جائے کہ پھر

خلاصہ کلام:۔۔۔۔۔۔کہ ایک موحد کا جو صحیح طور پر توحید پر مستقیم ہے وہ خواہ صالح ہو یا گنہگار لیکن جنت میں بہرحال ضرور داخل ہوگا خواہ ابتداء بغیر کسی سزا وعذاب کے بھگتنے کے خواہ بالآخر مقررہ مدت کے عذاب بھگتنے کے بعد لیکن یہ بات ہر سچے مومن کو ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ جہنم کی آگ کی حرارت و تپش

ی آگ سے کئی گنا زیادہ ہے ارشاد ربانی ہے:

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا (التوبہ:٨١)

پ کہہ دیں کہ جہنم کی آگ سخت گرم ہے۔''

اس کی تشریح صحیح بخاری میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری یہ دنیا والی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہےصحیح بخاري: كتاب بدء الخلق' باب صفة النار وانها مخلوقة' رقم الحديث ٢٣٦٥.

یعنی جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے اونہتر درجے زیادہ گرم ہے پھر جب اس دنیا کی آگ میں آدمی ایک منٹ بھی نہیں رہ سکتا تو پھر اس آگ میں جو اونہتر مرتبہ زیادہ گرم ہے کس طرح رہ سکتا ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے سبب اس میں داخل ہوگا اگرچہ اس میں رہنے کی مدت کتنی کم کیوں نہ ہو؟ اس لیے نفس کو دھوے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

ر 160

محدث فتویٰ